سوال

(78) عاشورہ کے دن کشادگی کرنے کی حدیث

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث مشکوۃ شریف میں بروایت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الزکوٰۃ فی الفضل الصدقۃ میں آئی ہے کہ جو شخص کشادگی کرے گا اپنے کنبے پر خرچ کرنے میں دن عاشورہ کے کشادگی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر باقی سال اس کے میں کیا عاشورہ کے دن حلوہ انڈہ پکانا درست ہے یا نہ اور یہ حدیث قابل احتجاج ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔ اس کے کئی طرق ہیں۔ بعض علماء نے بعض طرق کو صحیح کہا ہے۔ امام شوکانی الفوائد المجموعہ بیان الحدیث الموضوع کے صفحہ نمبر 34 میں امالی امام عراقی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔ کہ ابن جوزی اور ابن تیمیہؒ نے اس طریق سے اس حدیث کو موضوع کہا ہے۔ اور امام سیوطی نے الدارمی میں اس کے کئی طرق ذکر کیے ہیں۔ جو بعض بعض کو تقویت دیتے ہیں۔

اور امام بیہقی سے بھی نقل کیا ہے کہ اس کے کئ طریق ہیں جب بعض بعض سے ملائی جایئں تو کچھ تقیویت ہوجاتی ہے۔ اور اس کی ایک سند کو شرط مسلم پر کہا گیا ہے اس بنا پر اگر کوئی عمل کرے تو رکاوٹ نہ چاہیے ہاں اوس کو بڑی اہمیت بھی نہ دینی چاہیے۔ کیونکہ اس کی صحت کی بابت تسلی نہیں دی گئی۔ اگرچہ اس کی ایک سند کو شرط مسلم پر کہا گیا ہے۔ مگر اس میں ابواند بیدلادی ہے جو جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عن کے ساتھ روایت کرتا ہے اور وہ مدلس ہے۔ اور مدلس عن کے ساتھ روایت کرے تو روایت ضعیف ہے۔

علاوہ اس کے حافظ ابن حجر المیزان میں اسی سند کی بابت جس کو شرط مسلم پر کہا گیا ہے لکھتے ہیں کہ یہ حدیث نہایت منکر ہے معلوم نہیں کون راوی اس کا مرتکب ہوا ہے پھر کہا ہے اس میں ایک راوی ابو خلیفہ الفضل بن حباب ہے۔ اس کی کتابیں جل گئیں تھیں۔ شاید اس کے شاگرد محمد بن معاویہ بن الاحمر نے اس سے کتب جلنے کے بعد سنا ہو پس بغیر کتاب حدیث سنانے سے حدیث غلط ہوگئی۔ ملاحظہ ہو للامام السیوطی جلد 2 ص 63۔ 64 جب صحت حدیث کا یہ حال ہے تو اول تو اس پر عمل ہی نہیں ہونا چاہیے۔ اور اگر کوئی کثرت طریق سے تقویت پہنچنے کی بنا پر عمل کرنا چاہیے۔ تو اس کو نہایت محتاط رہنا چاہیے کیونکہ اصلیت تو اس دن کی اتنی تھی کہ اس دن کا روزہ رکھا جائے جس کی فضیلت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور عموما روزے کے وقت اچھے کھانے کا خیال ہوتا ہے۔ شاید اس بنا کر رسول اللہ ﷺ نے اہل وعیال پر فراخی کا ارشاد فرمایا ہو مگر اب اتفاقیہ اس دن عاشورہ میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہونے سے شعیہ وغیرہ بہت سی خرافات اور بدعات کا ارتکاب کرتے ہیں۔ تعزیہ نکالنا اور رونا پیٹنا تو درکنار اصلیت ہی بدل ڈالی ہے روزہ کی بجائے شربت کی سبیلیں جاری کی جاتی ہیں۔ لوگ خوب شربت پیتے پلاتے صدقہ خیرات تو اس دن میں خصوصیت سے کرتے ہیں حالانکہ اپنی طرف سے کسی دن کو کسی عمل کے ساتھ خاص کرنا بدعت ہے جس پر بجائے ثواب کے عذاب ہوتا ہے مثلا عاشورہ کے دن اور عرفہ کے دن اسی طرح بعض اور دنوں کو

روزہ کے لئے خاص کیا ہے۔ اس میں روزہ رکھنا بڑا ثواب ہے۔ اب اگر کوئی جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے خاص کرے اور یہ کہے کہ یہ دن زیادہ فضیلت والا ہے۔ تو بجائے اس کو ثواب کے گناہ ہوگا۔ کیونکہ اس کی فضیلت نماز جمعہ کی خاطر ہے نہ کہ روزہ کی خاطر اسی لئے حدیث میں ہے۔

لا تخصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام من اللیالی ولا تخصوا یوم الجمعۃ بصیام م بین الایام الا یکون فی صوم یصومہ احدکم

(رواہ مسلم) (مشکواۃ باب قیام التطوع) یعنی جمعہ کی رات کو راتوں کے درمیان سے قیام کے ساتھ خاص نہ کرو اور جمعہ کے دن کو اور دنوں کے درمیان روزے کے ساتھ خاص نہ کرو مگر یہ کہ کوئی روزے رکھتا ہو اور یہ درمیان آجائے۔

ٹھیک اسی طرح عاشورہ کے دن کوئی شے اپنی طرف سے خاص نہ کرنی چاہیے بلکہ اصل شے اپنی طرف سے خاص نہ کرنی چاہیے۔ بلکہ اصل شے اس دن میں صرف روزہ ہے یا زیادہ سے زیادہ مذکور حدیث کی بنا پر رات کو گھر میں کوئی اچھی شے پکالے اور اس میں ہر طرح سے احتیاط رکھے۔ حلوے مانڈے کی تعین نہ کرے۔ بلکہ کبھی کوئی شے پکالے کبھی کوئی جیسے عام طور پر افطاری کے لئے ہوتا ہے۔ کیونکہ پہلے یہ حدیث ہی تسلی بخش نہیں ہے۔ پھر اس پر حاشیہ ارائی کرنا خود کو زیادہ خطرے میں ڈالتا ہے۔ بلکہ بہتر تو یہ ہے مزے سے اچھا کھانا نہ ہی پکائے دیکھے احادیث میں غیر نبی پر درود پڑھنا ثابت ہے مگر علماء نے لکھا ہے چونکہ درود انبیاء کا شعار ہوگیا ہے۔ اس لئے پھر نبی پر مستقل طور پر نہ پڑھنا چاہیے۔ اگر پڑھا تو بالتطبع پڑھا جائے۔ جیسے

صلی اللہ علی النبی والہا وریوں نہ کہے صلی اللہ علی الہ یا علی اصحابہ یا علی زید وغیرہ ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر وغیرہ زیر آیت قرآن

نیز حدیث میں ہے۔ اوتروا یا اہل القران (مشکواۃ باب الوتر) یعنی اے اہل قرآن وتر پڑھو۔ اہل قرآن سے مراد اہل اسلام ہیں۔ یا خاص حافظ ہیں۔ اور خاص حافظ ہونے کی صورت میں وتر سے مراد تہجد ہوگی۔ اور حافظوں کو خاص اس لئے کہا کہ ان کو خاص اس چیز کا زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔ کیونکہ سینہ میں قرآن ہے۔ اب باوجود اس حدیث میں اہل قرآن آنے کے کوئی قرآن نام رکھائے تو یہ اچھا نہیں تاکہ منکر حدیث ہونے کا شبہ نہ پڑے کیونکہ یہ حدیث منکر حدیث کا لقب ہوچکا ہے۔ اور کسی پر مستقل درود پڑھنا بھی اچھا نہیں تاکہ مرزائیوں سے تشبیہ نہ ہو۔ کیونکہ جب یہ انبیاء کا شعار ہے۔ تو خوا مخواہ شبہ ہوگیا شاید یہ بھی نئی نبوت کا قائل ہو۔

ٹھیک اہل بدعت نے چونکہ عاشورہ کے دن بہت سی خرافات اور بدعات کے ساتھ حد سے بڑھا دیا ہے جس سے سبیلیں جاری کردی ہیں۔ تو اچھے اچھے کھانے پکانے اور کھانے کھلانے کا سلسلہ بھی جاری ہے اس لئے مناسب ہے کہ اس دن کے سوائے روزے کے کچھ نہ کیا جائے۔ تاکہ اہل بدعت سے کسی قسم کا شبہ نہ ہو۔ اگر حدیث پوری طرح تسلی بخش ہو تو بھی نبوت کی طرف سے اطمینان نہیں اب ثبوت کے لحاظ سے بھی کھٹکا ہے اور شبہ کا بھی خطرہ ہے۔ اگر کوئی باوجود خطرات کے اس پر عمل کرنا چاہے۔ تو کم ازکم اتنا تو ضرور کرے۔ کہ اس دن صدقہ خیرات کا خاص اہتمام نہ کرے۔ اور نہ ہمیشہ کے لئے ایک کھانے کی مثلا حلوے انڈے کی کرے بلکہ صرف حدیث کے الفاظ پر غور کرتے ہوئے اپنے اہل کے لئے کوئی اچھی چیز پکالے اس سے آگے بڑھ کر زیادہ خطرات کا موجب نہ بنے۔ (تنظیم اہل حدیث جلد نمبر 22 ش 1)

مولانا احمد رضا خان کا فتویٰ

مسئلہ

29 ربیع الاخر شریف سن 1320ء ہجری بعالی خدمت امام اہل سنت کہ آج میں جس وقت آپ سے رخصت ہوا وہ واسطے نماز مغرب کے میرے ایک دوست نے کہا چلو ایک جگہ عرس ہے۔ میں چلا گیا وہاں جا کر کیا دیکھتا ہوں ایک جگہ بہت سے لوگ جمع ہیں۔ اور قوالی اس طریقہ سے ہو رہی ہے ایک ڈھولک اور سارنگی بج رہی ہے اور چند قوال پیران پیر دستگیر کی شان میں اشعار کہہ رہے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کی نعت کے اشعار اور اولیاء اللہ کی شان میں گا رہے ہیں اور ڈھول سارنگیاں بج رہیں ہیں۔ یہ باجے شریعت میں قطعی حرام ہیں۔ کیا اس فعل سے رسول اللہ ﷺ اور اولیاء اللہ خوش ہوتے ہوں گے۔ اور یہ حاضرین جلسہ گناہ گار ہوئے۔ یا نہیں۔ اور ایسی قوالی جائز ہے یا نہیں۔؟ اگر جائز ہے تو کس

طرح کی جواب ایسی قوالی حرام ہے حاضرین گناہ گارہیں۔ اوران سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں اور قوالوں پرہیں اورقوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والے پر بغیر اس کے عرس کرنے والے کے ماتھے قوالوں کا گناہ جانے سے قوالوں پر سے گناہ میں کچھ کمی آئے۔ یا اس کے اورقوالوں کے زمہ حاضرین کا وبال پڑنے سے حاضرین کے گناہ میں کچھ تخفیف ہو نہیں بلکہ حاضرین میں ہر ایک پر اپنا پورا گناہ اور قوالوں پر اپنا گناہ الگ اور سب حاضرین کے برابر اور ایسا عرس کرنے والے پر اپنا گناہ الگ اور قوالوں کے برابر جدا او سب حاضرین کے برابر علیحدہ وجہ یہ کہ حاضرین کو عرس کرنے والے بلایا ان کے لئےَ اس گناہ کا سامان پھیلایا۔ اور قوالوں نے انھیں سنایا اگر وہ سامان نہ کرتا تو یہ ڈھول سارنگی نہ سناتے تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے اس لئےَ ان سب کا گناہ ان دونوں پر ہوا پھر قوالوں کے اس گناہ کا باعث عرس کرنے والا ہوا۔ اور وہ نہ کرتا اور نہ بلواتا کے کیوں آتے بجاتے لہذا قوالوں کا بھی گناہ اس بلانے والے پر ہوا۔

كماقالوفي مسائل قوي مرق سوي ان لاخذوا المعطى اثما لانهم لولم يعطوالما فعلواالكان العطاء هوالباعث لهم على السر مسال في التكدي والسوال وبذاكله ظاهر على من عرف القواعد الكريمة الشرعية وبالله توفيق

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

من دعا الى هدي كان له من الاجر مثلاجور من تبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئا و من عادالى ضلالة كان عليه من الاثم مثل اثام من تبعه لا ينقص ذلك من اثامهم شيئا

جوکسی امر ہدایت کی طرف بلائےَ اس کا اتباع کریںان سب کے برابر ثواب پائے اور اس سے ان کے کچھ ثوابوں میں کمی نہ آئے۔ جو کسی امر ضلالت کی طرف بلائے جتنے ان کے بلانے پر چلے ان سب کے برابر اس پر گناہ ہوا اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ تخفیف رہ نہ پائے۔ باجوں کی حرمت میں احادیث کثیرہ وارد ہیں۔ ازاں جملہ اجل و اعلیٰ حدیث صحیح بخاری شریف میں ہے۔ کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

لتكون في امتي اقوام يستحلون الخزوالحريروالخمروالمعازف

ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں۔ جو حلال ٹھرائیں گے عورتوں کی شرمگاہ یعنی زنا ریشمی کپڑوں اور شراب باجوں کو صحیح حدیث جلیل

وقداخرجه ايضا احمدوابوداودوابن ماجهولاسماعيل وابونعيمباسانيد صحيحةلا مطمن فيهاوصححه جماعةاخرون من الائمةكماقاله بعض الحافظقاله الامام ابن حجرفي كف الرعاع

بعض جہال بدمست کہ نیم ملاشہوت پرست یا جھوٹے صوفی بادبدمست کہ احادیث صحاح مرفوعہ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف حصے یا محتمل واقعے یا متشابہ پش کرتے ہیں انھیں اتنی عقل نہیں یا قصدا بے عقل بنتے ہیں۔ کہ صحیح کے سامنے ضعیف کے آگے محتمل محکم کے حضور متشابہ واجب الترک ہے۔ پھر کہاں قول کہاں حکایت فعل پھر کجا مھرم کجا میع ہر طرح یہی واجب العمل ترجیع مگر ہوس پرستی کا علاج کسی کے پاس ہے کاش گناہ کرتے اور گناہ جانتے اقرار لاتے۔ یہ ڈھٹائی اور بھی سخت ہے۔ کہ ہوس بھی یا پس اور الزام بھی ٹالیں اپنے لئےَ حرام کو حلال بنالیں پھر اسی پر بس نہیں بلکہ معاذاللہ اس کی تہمت محبوبان خدا کا برسلسلہ عالیہ چشت قدست اسرارہم کے سر دہرتے ہیں۔

نہ خدا سے خوف نہ بندوں سے شرم

کرتے ہیں حالانکہ خود محبوب الٰہی۔ سیدی۔ مولائی۔ نظام الحق دین والدین سلطان الادین فواد القواعد شریف میں فرماتے ہیں۔ امیر حرم است احکام شریعت 625-27ء یہ فتویٰ کس شرعیت کا محتاج نہیں ہے اسقدر و ضاحت کے بعد بھی ہمارے بریلوی دوست نہ سمجھیں توخدا حافظ دعا ہے اللہ اپنے بندوں کو راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (اخبار تنظیم اہل حدیث لاہور جلد نمبر22 ش 11)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

جلد11 ص245-249

محدث فتویٰ